جلد ۲۳ | مورخہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق یکم مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰۳

احرار نے حکومتِ حجاز کے متعلق کتنے رنگ بدلے

احرار نے جب دفعتہً اپنا رُخ حجاز کی طرف پھیر کر اپنے آپ کو محافظ حرمین شریفین قرار دینا شروع کر دیا۔ اور یہاں تک اعلان کیا۔ کہ حکومت ہمیں قادیان کے مخمصہ میں پھنسا کر اصل مقصد سے ہٹانا چاہتی ہے۔ ہمارا اصلی محاذ وُہ ہوگا۔ جو اللہ پاک کے مقدس گھر کی حفاظت کے لئے قائم کیا جائے گا۔ جس کے لئے ہر مسلمان کو کمربستہ رہنا چاہیئے۔ تو فوراً سمجھ لیا گیا تھا۔ کہ ضرور کسی نہ کسی طرف سے احرار کو لقمہ دکھایا گیا ہے۔ جس کے حصول کے لئے یہ سارا شور برپا کیا جا رہا ہے۔ احرار پولٹیکل کانفرنس سیالکوٹ میں اس شور کے لئے ایک تجویز کر لی گئی۔ پھر حجاز ڈے منانے اور قرارداد میں منظور کرنے کی تحریک کی گئی۔ اور آخر احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی نے قلم کا لٹھ لے کر سلطان ابن سعود کو مرعوب کرنے کے لئے گھمانا شروع کر دیا۔ اس پہلو سے اپنا سارا زور مخالفت میں صرف کرنے کے بعد جب حج کی آڑ لے کر حکومت ہند سے حجاز جانے کی اجازت حاصل کر لی گئی۔ تو پہلا رنگ کچھ بدلا۔ یعنی احرار نے حجاز کے خلاف محاذِ جنگ قائم کرنے کی بجائے اس سے اپنی دوستی اور ہمدردی کا اظہار شروع کر دیا۔ اور اپنے سفر کی غرض حکومتِ حجاز کو دوستانہ مشورہ دینا ظاہر کی۔

پھر جب احراری وفد ساحلِ سمندر پر پہونچ گیا۔ جبکہ جہاز پر سوار ہونے میں چند لمحے رہ گئے۔ اور اسے یقین ہو گیا۔ کہ اب وُہ یقیناً چند روز میں حکومت سعودیہ کی حدود میں داخل ہو جائے گا۔ تو مسٹر مظہر علی نے "عین روانگی کے وقت ایک بیان دیا" جس میں نہ صرف احرار کو سلطان ابن سعود کا پُرانا نمک خوار اور خدمت گزار بتایا ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں احرار نے سلطان موصوف کے خلاف جو شورش برپا کر رکھی تھی۔ اس کی ذمہ داری سے بھی یہ کہکر اپنے آپ کو سبکدوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ وُہ تو مولانا اسمٰعیل غزنوی کی انگیخت سے کی گئی تھی ورنہ ہم تو دیرینہ نیاز مند ہیں۔ اور "حکومت سعودیہ کے قیام سے آج تک ہمارا شیوہ یہ رہا ہے۔ کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو حج پر جانے کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ اور ہماری ہی مساعی تھیں۔ جو اشد ضرورت کے وقت سلطان کے لئے ممد و معاون ثابت ہُوئی تھیں"۔

پچھلے دنوں کی شورش سے اس طرح نفرت اپنی بریت ظاہر کرتے ہُوئے بلکہ حکومتِ سعودیہ کے سب سے بڑے خادم بنتے ہُوئے مولانا اسمٰعیل غزنوی کے متعلق مسٹر مظہر علی نے جو کچھ کہا۔ وُہ یہ ہے۔

"ہم حجاز کو روانہ ہونے ہی والے تھے۔ کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ مولانا اسمٰعیل غزنوی نے حجاز کی صورتِ حالات کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں آپ نے احرار کے اس فعل پر مخالفانہ نکتہ چینی کی ہے۔ کہ انہوں نے حکومت اور ایک انگریزی کمپنی کے درمیان معاہدۂ تعدین کو قابلِ ملامت قرار دیا۔ میں سخت متعجب ہُوں۔ کہ مولانا اسمٰعیل غزنوی نے خود ہی تو اس معاہدے کے خلاف ہندوستان بھر میں پروپیگنڈا کیا۔ اور اب خود ہی ایک پمفلٹ میں اس کے بالکل متضاد خیالات ظاہر کئے۔ مولانا اسمٰعیل نے احرار کے ہر لیڈر سے ملاقات کی۔ اور جب بہیرہ احرار کانفرنس میں معاہدۂ تعدین کی مخالفت میں پہلی قرارداد منظور ہوئی۔ تو آپ مجھ سے بھی ملے۔ اور فرمایا۔ کہ احرار کا طرزِ عمل بالکل صحیح ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ہم سے یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ سیالکوٹ کی احرار پولٹیکل کانفرنس سے زیادہ شاندار کانفرنس منعقد کر کے معاہدہ مذکور کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ آپ کی رائے یہ تھی۔ کہ ہندوستان بھر میں ایک یومِ حجاز منایا جائے جس میں تمام اسلامی ہند کو یہ معاملہ سمجھا دیا جائے"۔

"اب مولانا اسمٰعیل اپنے رسالے میں ان تمام باتوں کی نفی کر رہے ہیں۔ جو وُہ پرائیویٹ طور پر کہتے رہے ہیں۔ مجھے اس ذہنیت اور اس طرزِ عمل پر رحم آتا ہے"۔

مسٹر مظہر علی نے جس طرح حکومتِ پنجاب کے اعلان کے خلاف اپنا بیان اس وقت تک روکے رکھا تھا۔ جب پنجاب سے وُہ نکل نہ گئے۔ اسی طرح مولانا اسمٰعیل غزنوی کے خلاف اپنی زبان انہوں نے اس وقت کھولی جب خود گویا بہ جہاز تھے۔ اور مولانا موصوف بھی روانہ ہو چکے تھے۔ یہ ان کی بزدلی و دون ہمتی کا دوسرا مظاہرہ ہے۔ جو چند دن کے اندر اندر کیا گیا۔ اس کے متعلق جب تک مولانا اسمٰعیل غزنوی کا بیان نہ شائع ہو جائے۔ اس وقت تک مسٹر مظہر علی کے الزام کو کچھ وقعت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن [illegible] سے یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ پچھلے دنوں احرار نے سلطان ابن سعود کے خلاف جو شور و شر کیا۔ اور انہیں بدنام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ وُہ کسی اور کے کہنے یا بالفاظ دیگر کسی رنگ میں لالچ دینے پر کیا۔ اور اب جبکہ مسٹر مظہر علی کاسہ گدائی لے کر حجاز روانہ ہو چکے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہے۔ کہ اپنے آپ کو ابن سعود کے سب سے بڑے خیرخواہ۔ اور ہمدرد ظاہر کریں۔ تاکہ انہیں خالی ہاتھ واپس نہ لوٹنا پڑے۔

مگر قابلِ غور سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ ایک ایسی حکومت کو بھی جو حرمین شریفین کی جاروب کش ہو جس کی حدود میں دُنیائے اسلام کی نہایت مقدس یادگاریں موجود ہوں۔ جس کے حلقہ میں بیت اللہ ایسی مقدس چیز ہو۔ کسی کے کہنے پر لالچ اور حرص کے پھندے میں پھنس کر بدنام کرنے۔ اور اس کے لئے مشکلات پیدا کرنے سے باز نہ رہ سکتے ہوں۔ ان کے شر سے کوئی اور کیونکر محفوظ رہ سکتا ہے۔ اور پھر جو اس قدر خود فراموش ہوں۔ کہ کل جس بات پر انتہائی قوت اور زور صرف کر رہے تھے۔ آج اس کے لئے معذرتیں پیش کر رہے ہیں۔ اور وُہ بھی محض اس لئے کہ اب انہیں پتہ لگا ہے کہ مخالفانہ شور مچا کر لقمہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ قدموں میں لوٹ کر کچھ پا سکتے ہیں۔ ان سے کسی شرافت اور انسانیت کی کس طرح توقع کی جا سکتی ہے۔

عیدالضحیٰ پر احمدی احباب و عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

عیدالضحیٰ کے موقعہ پر ہر احمدی قربانی دینے کی فکر میں ہوگا۔ جملہ احمدی احباب عہدیداران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہر ایک قسم کی کھال قربانی کی قیمت جماعتوں سے فراہم کرکے مرکز میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ مرکز میں کھال قربانی کی ایک مستقل مد صدر انجمن احمدیہ نے قائم کی ہوئی ہے۔ اس مد کا روپیہ جماعت کے غرباء و مساکین پر صدر انجمن کے انتظام کے ماتحت صرف ہوتا ہے۔ امید ہے احمدی احباب اور عہدیداران جماعت قوم کے غرباء و مساکین کی ضروریات کے مدنظر اس مد کو اپنی متحدانہ کوشش سے مضبوط کرنے کی کوشش فرمائیں گے ۔

اس طرح عید فنڈ کی بھی مرکز میں ایک مد قائم ہے۔ اس مد کا روپیہ بھی غرباء و مساکین پر خرچ ہوتا ہے۔ اس میں بھی سب احمدی احباب سے ان کی وسعت کے مطابق چندہ وصول کرکے مرکز میں بھجوایا جائے۔ احمدی خواتین کو بھی اس چندہ میں شریک کیا جائے۔ جہاں پر لجنہ اماء اللہ قائم نہیں۔ وہاں کی احمدی مستورات سے بھی جماعت کے عہدہ دار چندہ وصول کرکے بھجوائیں۔

ناظر بیت المال

تیجہ کلاں کے سترہ نو مبایعین کے متعلق احرار کی غلط بیانی کی تردید

نو مبایعین کی طرف سے اعلان

تیجہ کلاں ضلع گورداسپور کے سترہ اصحاب نے ۱۶ جولائی ۳۴ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان کے نام بیعت کے فارموں میں اب تک موجود ہیں۔ اور واقعات کے رو سے یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ اس سے پہلے نہ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل تھے۔ نہ ان کا نام فہرست بیعت کنندگان میں درج تھا۔ لیکن ۱۶ جولائی ۳۴ء کو بیعت کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدیت میں داخل ہوگئے۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ احمدی ہیں۔ احمدیوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ چندے دیتے ہیں۔ لیکن ترجمان احرار "مجاہد" اور "احسان" میں جہاں جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹے اور سراسر مفتریانہ بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں تیجہ کلاں کا ایک احراری ملا عبدالرحمٰن یہ شور مچا رہا ہے۔ کہ ان نو مبایعین کے احمدی ہونے کا اعلان غلط ہے۔ اور اس پر اس نے پچاس روپیہ انعام دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ چونکہ وہ اپنے مفتریانہ بیانات "مجاہد" و "احسان" میں شائع کرایا کرتا ہے۔ اس لئے تصفیہ تنازعہ کے لئے ہم ان ہر دو اخبارات کے ارکان ادارہ کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ اگر انہیں تیجہ کلاں کے نو مبایعین کی احمدیت میں کسی قسم کا شبہ ہے۔ یا وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی بیعت کا اعلان محض تصنع ہے۔ حقیقت میں انہوں نے بیعت نہیں کی۔ تو وہ اپنی طرف سے کسی کو نمائندہ تجویز کرکے یہاں بھیج دیں۔ ہم اس پر یہ امر پوری طرح واضح کر دیں گے۔ کہ ان سترہ اصحاب نے ۱۶ جولائی ۳۴ء کو بیعت کی۔ اور اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پر مضبوطی سے قائم ہیں۔

تیجہ کلاں کے ان احمدی اصحاب کی طرف سے ہمیں حسب ذیل اعلان موصول ہوا ہے:۔

لکھتے ہیں۔ ہم جملہ نو مبایعین گزارش کرتے ہیں۔ کہ ہم نے واقعی جولائی ۳۴ء میں بیعت کی ہے۔ اور اس سے پہلے ہم نے بیعت نہیں کی تھی۔ اور جو ہمارے متعلق اخبار احسان و مجاہد میں مضمون شائع ہوتے رہے ہیں۔ وہ بالکل جھوٹ پر مبنی ہیں۔ کیونکہ ہم بفضلہ تعالیٰ احمدیت پر قائم ہیں۔ اور آئندہ کے لئے دست بدعا ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رکھے۔ اور ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولے۔

خاکساران:۔ (۱) عنایت اللہ کشمیری۔ (۲) محمد اسماعیل (۳) عبدالکریم (۴) دین محمد (۵) غلام مصطفیٰ (۶) محمد شفیع (۷) عنایت اللہ (۸) عبدالمجید (۹) عبداللطیف (۱۰) غلام مصطفیٰ (۱۱) محمد لطیف (۱۲) ہدایت اللہ (۱۳) لال الدین (۱۴) ابراہیم عرف منشی (۱۵) غلام نبی (۱۶) فضل الدین (۱۷) محمد شفیع۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی امرتسر کے سٹیشن پر آمد اور روانگی

۲۶ فروری حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے چھ بجے شام امرتسر پہونچے۔ حضرت مولوی صاحب کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے احباب لاہور سے بھی پہونچے ہوئے تھے۔ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء ایم۔ ایل۔ سی۔ اور متعدد طلباء احمدیہ ہوسٹل لاہور سٹیشن پر موجود تھے۔ حضرت مولوی صاحب کے ہمراہ قادیان سے شیخ بشیر احمد صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ مولوی عبدالمغنی صاحب اور مرزا عبدالحق صاحب بھی تشریف لائے۔

چونکہ حضرت مولوی صاحب نے ۱۰ بجکر ۹ منٹ پر بذریعہ فرنٹیر میل جانا تھا۔ اور گاڑی کے آنے میں کافی وقت تھا۔ اس لئے آپ بابو فقیر علی صاحب کی درخواست پر ان کے گھر مع احباب تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے شام و عشا کی نمازیں پڑھائیں۔ اور بابو صاحب موصوف نے احباب کو کھانا کھلایا۔

دفعور سے لفٹنٹ چوہدری عبداللہ خان صاحب بی۔ اے مع اپنی اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی صاحب سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

۹½ بجے حضرت مولوی صاحب اسٹیشن پر تشریف لائے۔ اور ہر ایک دوست اور عزیز سے ملے۔ اور ۱۰ بجکر ۹ منٹ پر بذریعہ فرنٹیر میل اللہ اکبر اور زندہ باد کے نعروں کے درمیان روانہ ہوگئے۔ خاکسار محمد عمر

دعائے مغفرت

(۱) شیخ محمد ابراہیم صاحب احمدی ساکن کیمبل پور کی اہلیہ بہت عرصہ بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حیات محمد امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور

سکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں

نظارت تعلیم و تربیت کے کئی دفعہ توجہ دلانے پر بہت سی جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اور ان کی طرف سے جنوری ۱۹۳۶ء کی کارگذاری کی رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ مہربانی فرماکر جن جماعتوں نے رپورٹیں نہیں بھجوائیں۔ وہ بھی توجہ فرمائیں۔ اور جلد رپورٹیں بھجوا دیں۔

گذشتہ ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کے پہلے ہفتہ بھجوا دیا کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

کارخانہ امرت دھارا کی ۳۵ ویں سالگرہ

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا تمام باشندگان ہند کے دلی شکریہ و مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے امرت دھارا جیسی دوائی ایجاد کی۔ جو گذشتہ ۳۵ سال سے درجنوں انسانی امراض کے لئے تیر بہدف ثابت ہو رہی ہے۔ اور اس وقت تک اس سے لاکھوں انسانوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ پنڈت جی کی دیگر ادویات بھی جہاں تک سنا جاتا ہے۔ نہایت مفید اور تسلی بخش ثابت ہوئی ہیں۔ پنڈت جی ایک اعلیٰ درجہ کے مصنف بھی ہیں۔ اور آپ کی کتب نہایت دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔

ہمیں اپنے ناظرین کو یہ اطلاع دینے میں خوشی ہے۔ کہ امرت دھارا کے ۳۵ ویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں کارخانہ امرت دھارا نے امرت دھارا و دیگر ادویات و کتب کی قیمت میں کمی کرکے ہر شخص کو موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ امرت دھارا و دیگر ادویات یا کتب آسانی سے خرید سکے۔ یہ رعایت ماہ مارچ کے واسطے ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اس رعایت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

میرا چھوٹا بھائی عبدالمجید اختر چند دن بخار رہنے سے بیمار رہ کر ۲ فروری کو فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد سعید احمدی از ایبٹ آباد

254

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر کی بجٹ تقریر

پر

مؤقر اخبارات کا تبصرہ

(۱)

ریلوے بجٹ پر بحث نے یہ بات ظاہر کر دی ہے۔ کہ سر ظفر اللہ خان صاحب ایک نہایت بلند پایہ مقرر ہیں۔ ان کے تمام نکات ان کے پاس تیار تھے۔ وہ ان تمام تفصیلات پر جن کو انہوں نے ہاتھ میں لیا۔ پوری طرح حاوی تھے۔ سادہ اور غیر مرصع فصاحت کے لحاظ سے جن میں مزین اور پر تکلف لفاظی کی جگہ درخشاں حقائق ہوں۔ سر ظفر اللہ خان کی تقریر ایک اعلےٰ درجہ کا نمونہ تھی۔ (دی انجینئر ویکلی ۱۷ فروری ۳۶ء)

(۲)

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے دوران میں یہ پہلی دفعہ ہے۔ کہ ایک سرکاری رکن پر مخالف پارٹی کی طرف سے نہایت پُر زور نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے۔ جب ریلوے بجٹ کے متعلق بحث کے اختتام پر سر محمد ظفر اللہ خان نے ستر منٹ تک تقریر کرتے ہوئے اسے ختم کیا۔ تو ایوان کے تمام طبقوں نے بے اختیار آپ کے متعلق تحسین و آفرین کی صدا بلند کی۔ اور مخالف بنچوں کے ارکان۔ جن میں مسٹر ستیہ مورتی بھی شامل تھے۔ ریلوے ممبر کی طرف آگے بڑھے اور اس تقریر پر انہیں مبارک باد دی۔ آج اسمبلی میں بحث کی فضا گزشتہ سال کی بحث سے جبکہ سر جوزف بھور کو تنقید اور نکتہ چینی کی ایک شدید یورش کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور ایک کمزور اور مذبذب دفاع کے ساتھ جس سے کوئی بھی مطمئن نہ ہوا تھا۔ انہوں نے وہ دن ختم کیا تھا۔ بالکل مختلف تھی۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے نہ لفاظی ولسانی سے مخالف ارکان کو مرعوب کیا۔ اور نہ اسی قسم کے کسی اور ذریعہ سے۔ بلکہ انہوں نے نہایت سادہ صاف گوئی سے جس نے مخالفوں کو غیر مسلح کر دیا۔ تمام ایوان کو کامل اعتماد کے حلقہ میں لے لیا۔ اور پُر فراست حکمت اور باوقار مصالحت کی روح سے ایوان کی ہمدردی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

آج کی تقریر میں سر محمد ظفر اللہ خاں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ ایسے پختہ کار اور کامل مدبر ہیں۔ جو یہ بات بخوبی جانتے ہیں۔ کہ مشکل سے مشکل صورت کو کس طریق سے نبھایا جا سکتا ہے (ہندوستان ٹائمز ۲۰ فروری ۳۶ء)

(۳)

جب سے فنانشل کمشنر ریلویز کو جو قبل ازیں لیجسلیٹو اسمبلی میں ریلوے کے نظم و نسق سے متعلق تمام سوالات کے جواب دیا کرتے تھے۔ اس فرض سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ کامرس ممبر کا کام جواب تمام سوالوں کا جواب دینے ہیں۔ بہت دقت طلب ہو گیا ہے۔ گزشتہ چند دنوں کے دوران میں سوالات کے اوقات میں سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو گورنمنٹ کے ہر دوسرے رکن سے بہت زیادہ سوالات کے جواب دینے پڑے ہیں۔ اور انہوں نے سوالات کے اس طریق سے جواب دیئے ہیں۔ کہ تمام ارکان مطمئن ہو گئے۔ ریلوں کے متعلق سوالات کے ساتھ متعدد ضمنی سوالات بھی دریافت کئے گئے۔ لیکن آنریبل کامرس ممبر نے بغیر اس کے کہ انہیں فنانشل کمشنر ریلویز کی طرف جو ان کے عقب میں بیٹھتے ہیں۔ ایک دفعہ بھی متوجہ ہونا پڑا۔ تمام سوالوں کے جواب دیئے۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پہلے ریلوے ممبر ہیں جنہوں نے اس رسم کو جو سات سال سے زائد عرصہ سے رائج تھی۔ کہ ریلوے کے نظم و نسق سے متعلق اکثر سوالات کے جواب فنانشل کمشنر کی طرف سے دیئے جائیں۔ بدل دیا ہے۔ اور وہ اس بات سے مطمئن ہیں۔ کہ اس تبدیلی کا جو انہوں نے کی ہے۔ ایوان کی تمام جماعتوں نے خیر مقدم کیا ہے۔ اور یہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ جواب جو کامرس ممبر نے دیئے ہیں۔ ان جوابات کی نسبت جو فنانشل کمشنر دے سکتا تھا۔ زیادہ مستند ہیں ؛

اسمبلی کا اجلاس میزانیہ شروع ہونے کے بعد چند دنوں کے دوران میں یہ بات صاف طور پر ظاہر ہو گئی ہے۔ کہ موجودہ کامرس ممبر ریلوے کے معاملات کے متعلق پوری اور ٹھوس واقفیت رکھتے ہیں۔ اور وہ ان ارکان کے مقابلہ کی بھی پوری پوری طاقت رکھتے ہیں۔ جو باریک سے باریک تفصیلات سے بھی آگاہ ہونا چاہتے ہوں ؛

سر محمد ظفر اللہ خان اس بات کا خیال رکھتے ہیں۔ کہ جواب بہت بلند آواز سے دیئے جائیں۔ کیونکہ سوالات کا ایک طومار ہوتا ہے جس کا انہیں جواب دینا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوالات کے اوقات میں ایک سو سے زائد سوالات کے جواب دینے کے بعد بھی آپ نہیں تھکتے ؛

(دسٹیٹسمین آف انڈیا کلکتہ ۱۵ فروری ۳۶ء)

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کا مدارِ شورش احرار ناپائیدار

از جناب میاں محمد احمد صاحب اظہر ایڈووکیٹ کپورتھلہ

(۲)

بر آں منصب اُو را چو پروا شتند — بچشمِ عدو خاک انباشتند

حسوداں ہمہ تخمِ کیں کاشتند — رہ و رسمِ انصاف بگزاشتند

بہ بزمِ رقیباں شکایت برفت

پسِ پردہ حرف و حکایت برفت

گروہے بنزدیکِ حکام رفت — بچندیں فتاوی و احکام رفت

کہ اسلام در ہند بدنام رفت — چو مومن پئے حقِ اسلام رفت

بشوریدو سرکہ با برو کشید

چو مو تو ابغیظ از حکومت شنید

خبر شد بہ احرار نزدیک و دُور — تو گفتی شنیدند آوازِ صُور

بجستند چوں مُردگاں از قبور — بلب اِنّ ھٰذا الیوم التشور

فشاندند برقِ خود نیرہ خاک

گریبانِ خود را بکردند چاک

چو صرصر ہمہ سُو بسُو تاختند — بکیں پروری تیغہا آختند

یکے شورشِ تازہ بر ساختند — در آں عقل و تہذیب درباختند

چو اقبال و یوسف چو مرزا ظفر

نوشتند مضموں بہ نقد و نظر

چو شاعر ز خلوت بروں آمدہ — معلّم بہ مکتب زبُوں آمدہ

گہ قاضی زِ ہر دو فزوں آمدہ — پئے قصرِ ایماں ستوں آمدہ

اگرچند ماسِحئے ملت بدند

بیک لحظہ حامئے ملت شدند

مجلس احرار ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت ہے

"صدر مجلس احرار کی فتنہ انگیزیاں"

احرار کا سب سے بڑا مددگار اور حامی اخبار "احسان" جوں جوں احرار کی اندرونی حالت اور ان کی فتنہ انگیزیوں سے واقف ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وضاحت کے ساتھ ان کا اظہار بھی کرتا رہتا ہے۔ حال میں اس نے نہایت جرأت اور دلیری سے "صدر مجلس احرار کی فتنہ انگیزیاں" کے عنوان سے جو مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ اور جسے درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے احراری ٹولی اپنے افعال اور کردار کے لحاظ سے کس قدر قابل نفرت اور لائق مذمت ہے۔ اور اس کے بڑے بڑے ہوا خواہ اب کس شدت کے ساتھ اس کے خلاف آواز اٹھانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اخبار "احسان" (۲۸ فروری) لکھتا ہے:۔

صدر مجلس احرار اسلام۔ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی بعض فتنہ پردازانہ سرگرمیوں کے سلسلہ میں ہم نے اور معاصر "انقلاب" نے درجہ اول کی اہمیت رکھنے والے چند ایک اصولی اعتراضات اٹھائے تھے۔ اور مولوی صاحب موصوف ان کی مجلس اور اس مجلس کے نفس ناطقہ "مجاہد" تینوں سے یہ استفسار کیا تھا۔ کہ وہ کن۔ دینی۔ سیاسی۔ اصولی نظری اور عملی دلائل کی بناء پر صدر مجلس احرار کے اس فعل کے لئے وجہ جواز پیدا کر سکتے ہیں۔ جو اس سے برادری اور قرابت داری کے احساسات کی بناء پر ایک ٹوڈی کے مقابلہ میں دوسرے ٹوڈی کے انتخاب کی حمایت کرنے کی شکل میں سرزد ہوا۔ اعتراضات واضح و معین اور استفسار غیر مبہم تھا۔ لیکن جن لوگوں کی سیاست منشی اور حریت آبائی "کفن دزدے چند" کے اجتماع سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ ان سے یہ توقع کس طرح کی جا سکتی تھی۔ کہ وہ اپنے قصور پر نادم ہو کر آئندہ کے لئے ایسی بیہودہ فتنہ انگیزیوں سے توبہ کر لیں گے۔ اگر مولوی حبیب الرحمٰن اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتے۔ یا مجلس احرار اسلام ان کی اس اصول شکنی پر مناسب سرزنش کر دیتی اور "مجاہد" حق بات کے اعلان میں اس لئے تامل و تذبذب سے کام نہ لیتا۔ کہ سچائی کی زد اس شخص کی ذات گرامی پر پڑتی ہے جس کے گن گانا اور جس کے نیک و بد کو سراہنا اس کے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ تو بات کبھی کی آئی گئی ہو جاتی۔ لیکن "مجاہد" کی دلائل آفرینیوں اور چودھری افضل حق کی منطق آرائیوں نے محض اس لئے اس بحث کو طول دینا پسند کیا کہ مولوی حبیب الرحمٰن آرائیں کے جذبہ قبیلہ پروری کے لئے جواز نہیں۔ تو رخصت ہی کا کوئی پہلو نکالا جائے:۔

"مجاہد" اس بحث کے سلسلہ میں اپنا اور مجلس احرار اسلام کا عقیدہ اور مسلک تو بالفاظ ذیل بیان کرتا ہے۔

"برادری پرستی اصول اسلام کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اور جو شخص یا جو جماعت اسلام کے اس اصول پر عمل پیرا نہیں۔ اس کا وجود اسلام کے لئے یقیناً بہت بڑے خطرے کا موجب ہے"۔

لیکن مولوی حبیب الرحمان لدھیانوی اور مولوی عبدالرحمٰن نکودری کی برادری پرستی کو اسلام کے لئے بہت بڑے خطرے کا موجب سمجھنے قرار دینے اور اس کی مذمت کرنے کے بجائے وہ ان کے اس فعل کے لئے بصورت ذیل جواز کا پہلو نکالنے کی کوشش کر رہا ہے

"پھر کیا اس انتخاب میں ان دونوں حضرات کو صرف اس لئے حصہ نہیں لینا چاہئے تھا۔ کہ وہ بدقسمتی سے اولاً مجلس احرار کے ارکان اور ثانیاً آرائیں واقع ہوئے تھے۔ کیا ان دونوں قیود کے بعد کسی انتخاب میں حصہ لینا ان کے لئے شرعاً ممنوع ہو جاتا ہے"

ہم "مجاہد" کے اس تجاہل عارفانہ کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جس کے بل پر وہ اپنی مجلس کے صدر اور ارکان کی خطاؤں پر نہ صرف پردہ ڈالنے بلکہ انہیں عین صواب ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم "مجاہد" سے اور مجلس احرار اسلام سے یہی پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ

(۱) آیا اس مجلس کے ارکان ٹوڈی اور سرکار پرست امیدواروں کی انتخابی مہموں کی حمایت کرنے کے معاملہ میں شتر ان بے مہار کی طرح آزاد واقع ہوئے ہیں۔ اور اس مجلس میں ایسے مسلک شکنوں سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی جاتی:۔

(۲) آیا برادری پرستی کا فعل مذموم اس حالت میں قابل معافی ہو جاتا ہے۔ اور اسلام کے لئے بہت بڑا خطرہ نہیں رہتا۔ جب اس کے مرتکب مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مولوی عبدالرحمان نکودری ہوں:۔

اگر ان دونوں سوالوں کا جواب اثبات میں ہے۔ تو ہم سمجھ لیں گے کہ مجلس احرار اسلام کے مسلک و دعاوی کی حیثیت محض خالی خولی لفاظی کی سی ہے۔ اور اس مجلس کے کرتا دھرتا لوگوں کے اقوال و افعال ہر لحاظ سے پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اس حالت میں ہم مسلمانوں کو ٹھگوں کی اس ٹولی اور چوروں کی اس جمعیت سے بچنے کی تلقین کریں گے۔ جو بظاہر اسلام پرستی اور حریت نوازی کے بلند بانگ دعاوی کرتی ہے۔ لیکن در اصل عوام کالانعام کی طرح غرض پرستیوں کی ایسی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔ جس کی لازمی خصوصیات سرکار کی کاسہ لیسی کی مٹی اور برادریوں کے نام پر حصول عزّ و جاہ کی خواہش کا پانی ہیں:۔

بلکہ مجلس احرار کے خطا کار صدر کی بے جا حمایت کے جوش میں "مجاہد" نے پچھلے دنوں میں کئی طرح کی نئی نئی فتنہ انگیزیوں میں بھی کوئی دقیقہ سعی فروگذاشت نہیں کیا۔ کبھی اس نے ارائیں برادری کے لوگوں کو "احسان" کے خلاف بھڑکا کر ارائیوں سے سند تحسین حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کبھی یہ لکھا۔ کہ اس علاقہ میں ارائیوں کی غالب اکثریت آباد ہے۔ کبھی یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ مدیر احسان پٹھان ہونے کے باعث مجلس احرار کے صدر کی حرکت پر نکتہ چینی کر رہا ہے۔ ہم "مجاہد" کی ان لغو اور بیہودہ باتوں کا کافی و شافی جواب دے چکے ہیں۔ اور لکھ چکے ہیں۔ کہ احسان یا مدیر احسان کو اپنے "پٹھان بھائی" کی کامیابی و ناکامی سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ مجاہد اور مولوی حبیب الرحمٰن کی شرارت ہے۔ کہ جس تفرقہ انگیزی کو پھیلا کر انہوں نے بابو سمیع اللہ کے لئے برادری کے ووٹ حاصل کئے۔ اسی تفرقہ انگیزی کے دامن میں وہ ان اعتراضات کی بوچھاڑ سے پناہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو اسلام کے اولین اور بنیادی معاشرتی اصول کے علمبرداروں کی طرف سے ان پر کی جا رہی ہے۔ ہم "مجاہد" کو بتائے دیتے ہیں۔ کہ چمگادڑ کی طرح دورخی حکمت عملی کا نتیجہ ندامت و خسران کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا اور شتر مرغ کی طرح بے بنیاد مباحث کی ریگ کا سراب تیار کر کے اس میں سر چھپانے کی کوشش کرنا صدر مجلس احرار کو اس جرم کی لازمی تعزیر سے نہیں بچا سکتا۔ جو اس سے سرزد ہو چکا ہے۔ سیدھی سی بات یہ ہے۔ کہ مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی عبدالرحمٰن دونوں اپنے کئے پر ندامت کا اظہار کریں اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو مجلس احرار اسلام اور "مجاہد" دونوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی اس روش کی مذمت صاف الفاظ میں کر کے اپنی اصول پرستی

حیدرآباد دکن کے اہم واقعات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

ملک معظم آنجہانی اور جماعت احمدیہ

۲۰؍جنوری ۱۹۳۶ء کی شب کو بذریعہ لاسلکی شہر حیدر آباد میں یہ خبر نشر کی گئی۔ کہ شہنشاہ جارج پنجم کا انتقال ہوگیا۔ یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سُنی گئی۔ صبح ہوتے ہی اظہار تاسف کے طور پر ۳ یوم کی تعطیل کا اعلان ہوا۔ کاروبار ماند پڑگئے۔ شہر میں ہر سو سناٹا چھاگیا۔ ہر فرد رعایا نے محسوس کیا۔ کہ ہم نے آج نہ صرف ایک عظیم الشان شہنشاہ کھویا۔ بلکہ ایک زبردست ہمدرد بنی نوع انسان سے محروم ہوگئے۔ شہنشاہ موصوف ذاتی طور پر اعلیٰحضرت شاہ عثمان کے مخلص دوست تھے۔ امیر جماعت احمدیہ نے احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ عام طلب کیا۔ اپنی جماعت کی روایات و خصوصیات اور خسرو دکن خلد اللہ ملکہٗ کے واسطہ سے اپنی ذمہ واریوں کے احساس کے پیش نظر اظہار رنج و ملال کی قرارداد منظور کرائی۔ تعزیتی تار عہدہ داران متعلقہ کو روانہ کئے

اس قرارداد کے ساتھ حضرت امیر جماعت نے دوسری تجویز یہ پیش فرمائی۔ کہ ان دنوں جبکہ اس سانحہ کی وجہ سے قلوب گداز ہیں۔ اور تبلیغ احمدیت مؤثر ہوسکتی ہے۔ احباب محلہ وار تقسیم کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کریں۔ نیز ہمارے بعض احباب جو دینی خدمات میں سُست ہیں۔ ان کو بھی متوجہ کیا جائے۔ کہ ہمارے ساتھ مل کر کام کریں۔ یہ تجویزیں جماعت نے منظور کیں۔ اور حضرت امیر جماعت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے افراد جماعت نے عملی میدان میں سرگرمی سے کام کیا۔ اس کے نتیجہ میں جو ٹھوس اور حقیقی کام ہوا۔ وہ بہت مبارک اور خوش آئند ہے۔ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے متعدد محلوں میں کافی تبلیغ ہوئی۔ اور احباب کے ساتھ تبادلہ خیالات کے ضمن میں دلچسپ بحثیں ہوئیں۔

مجاہدین سلسلہ کی آمد

فلک روحانی کی سیر کرنے والے حضرت مسیح محمدی کے طیور یعنے مولانا جلال الدین صاحب شمس مع رفقاء انگلستان و دیگر ممالک کو جاتے ہوئے ۵؍فروری ۱۹۳۶ء کو حیدر آباد تشریف لائے۔ اگرچہ آمد کی اطلاع بہت تنگ وقت میں ہوئی۔ اور (۵۵) میل کے حلقہ میں پھیلی ہوئی آبادی میں احمدی افراد کو مطلع کرنا آسان نہ تھا۔ تاہم جو کچھ ہوسکا کیا گیا۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کے ممتاز افراد نے اپنے محترم مجاہدین کا استقبال سکندر آباد ریلوے اسٹیشن پر کیا۔ اسی روز شام کو احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں حضرت امیر جماعت نے کافی احمدی جمعیت کے ساتھ مجاہدین کا پرخلوص خیر مقدم کیا۔ موصوف نے اپنی برجستہ مختصر تقریر میں جہاں مبلغین حاضر الوقت کے اوصاف حمیدہ بیان کئے۔ وہاں ترغیب دلائی کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد ان قابل تقلید مثالوں کو پیش نظر رکھے۔ نیز فرمایا۔ کہ عالم نوجوانی میں اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اپنی تمام ذاتی خواہشوں اور امنگوں سے دست بردار ہوجانا اہل بصیرت کے لئے یقیناً ایک قیمتی سبق ہے۔ اور حقیقی محبوب و مطلوب کے لئے پُر خار وادیوں میں سے گزرنا یہی عشق و محبت کا حقیقی مظاہرہ ہے۔ مولانا جلال الدین شمس نے جوابی تقریر میں اپنی اور اپنے رفقائے سفر کی جانب سے میزبانوں کا پرتپاک شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ ہماری کامیابیوں کا راز ہماری ذاتی خوبیوں و لیاقتوں پر نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں اور ان کی ہدایتوں پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ بلاد شرقیہ فلسطین و حیفا کے کام کا حوالہ دیتے ہوئے بعض واقعات کی طرف اشارہ کیا۔ جو ان کی مقبولیت اور حیفا میں تمام جماعت کا باعث بنے۔

پھر فرمایا۔ اب میں ایک ایسے ملک کے لئے منتخب ہوا ہوں۔ جہاں کی زبان سے میں پوری طرح واقف نہیں۔ لیکن پورے وثوق اور یقین کے ساتھ ایمان رکھتا ہوں۔ کہ میرا انتخاب غلط نہیں ہوا۔ ظاہری آنکھ دھوکا کھاسکتی ہے۔ لیکن باطنی آنکھ کے سامنے سب کچھ عیاں ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضلوں پر کامل بھروسہ ہے۔ جس نے مجھے پہلی دفعہ ناساعد حالات میں کامیاب فرمایا۔ اب بھی وہی مجھے کامیاب کرے گا۔ میری راہ کی جملہ مشکلات و مجبوریوں کو دور فرمائے گا۔ آخر میں آپ نے اپیل کی۔ کہ ہر احمدی دیوانہ وار اس امانت کے پہونچانے میں سرگرم ہو۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ دُنیا میں اُتاری۔

ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ کی آمد

طبیہ کالج علی گڑھ کے پرنسپل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ یہاں ایک سرکاری تقریب کے سلسلہ میں مدعو تھے۔ وہ جب بغرض ادائے نماز جمعہ احمدیہ لیکچر ہال میں تشریف لائے۔ اور اپنے احمدی بھائیوں سے ملاقات فرمائی۔ تو احباب کی درخواست پر بتاریخ ۱۰؍فروری ۱۹۳۶ء احمدیہ جوبلی ہال میں بعد نماز مغرب ایک تقریر طبی نقطہ نظر سے فرمائی۔ جس میں سادہ زندگی کی خوبیاں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کے محاسن۔ ڈسپلن کی برکات۔ صداقت کے ثمرات۔ توکل پر تکیہ کرنے کے فوائد اپنی ذاتی زندگی کے تجربات کی روشنی میں بیان فرمائے۔ آخر میں اس امر پر زور دیا۔ کہ غذا زود ہضم اور کم مقدار میں کھانی چاہئے۔ آج کل ہم لوگ جو خوراک کھاتے ہیں۔ وہ بلا مبالغہ دو دو آدمیوں کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔ کم خوری سے جہاں صحت اچھی رہتی ہے۔ وہاں کام کرنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ورزش کو بلاناغہ اپنا معمول بنایا جائے۔ ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری و صدر صاحبان نے حاضرین کی جانب سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

امیر جماعت کا انہماک

مولوی سیّد بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کا جماعت کے کاموں میں انہماک و استغراق یوماً فیوماً ترقی پذیر ہے۔ روزانہ سیکرٹریان مقامی کے کاموں کی تنقیح اور آئندہ کے پروگرام کی ترتیب میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ آج کل موصوف کی زیادہ تر توجہ ادائی بقایا جات چندہ کی جانب مبذول ہے۔ اور ان تدابیر میں مشغول ہیں۔ جن کے ذریعہ بقایا ادا کیا جاسکتا ہے۔ ذی استطاعت احباب کو اس امر کی ترغیب دی جارہی ہے۔ کہ آسان شرائط پر اپنے کمزور بھائیوں کے چندوں کے بقایا ادا کرنے کے لئے قرضے دیں جماعت کے افراد حتی الامکان اپنے امیر کے ساتھ تعاون میں مصروف و مشغول ہیں۔

ڈاک خانہ قادیان کے موجودہ عملہ کے خلاف شکایت

میں مختلف اخباروں کی کئی ایک ایجنسیوں کا ایجنٹ ہوں۔ اور تو تمام پرچے باقاعدہ موصول ہوتے رہتے ہیں۔ مگر قادیان سے اخبار الفضل جو منگواتا ہوں۔ اس کے کئی ایک پرچے نہیں پہونچے۔ دفتر الفضل کو لکھا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم باقاعدہ پرچے روانہ کر دیتے ہیں۔ معلوم نہیں آپ کو کیوں نہیں ملتے۔

۱۳؍فروری ۱۹۳۶ء کے پرچے بھی نہیں پہونچے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاک خانہ قادیان کا موجودہ عملہ اپنے فرض منصبی کو صحیح طور پر ادا نہیں کررہا۔ میرے گاہک الگ ناراض ہو رہے ہیں اور مجھے بھی مالی نقصان پہونچ رہا ہے۔ کیا حکام ڈاک خانہ توجہ کریں گے۔

(خاکسار میاں ہاشم خاں ایجنٹ اخبارات ضلع گجرات پنجاب محلہ موری دروازہ)

مسٹر ثناء اللہ یا نور سیالکوٹی کہاں ہیں مسٹر ثناء اللہ ولد میاں غلام احمد صاحب مرحوم سکنہ سوہنج مراد پور ضلع سیالکوٹ عرصہ ۱½ سال سے گم ہیں۔ انکے متعلق معلوم ہوا ہے

اگز کٹو افسر صاحب قصور کی خدمات کا اعتراف

احرار کو شرمناک شکست فاش

اخبار پرتاپ کے خاص نامہ نگار نے قصور میونسپلٹی کی جو روئداد شائع کرائی ہے اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ احرار کو اب شرفاء قطعاً اس قابل نہیں سمجھتے۔ کہ انہیں منہ لگائیں۔ یا ان کے کسی شور وشر کو کچھ وقعت دیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

قصور میونسپلٹی کی جنرل میٹنگ زیر صدارت خان بہادر سردار محمد شہباز خان آنریری ای اے۔ سی پریذیڈنٹ میونسپلٹی منعقد ہوئی۔ چونکہ آج کے اجلاس میں سالانہ بجٹ پیش ہونا تھا اور لفٹیننٹ چوہدری عبداللہ خاں بی۔ اے اگزکٹو افسر میونسپلٹی قصور کی جن کی میعاد عہدہ ۵ اگست ۱۹۳۶ء کو ختم ہو رہی ہے۔ توسیع ملازمت پر غور کیا جاتا تھا۔ اس لئے میونسپل ہال احراریوں و دیگر پبلک سے کچاکچ بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے اگزکٹو افسر نے بتلایا۔ کہ کمیٹی کو اس سال کل آمدنی ۱۶۲۲۳۰ روپے ہوئی ہے۔ اور خرچ ۱۶۲۳۹۳ روپے ہوا ہے۔ بجٹ میں امسال سڑکوں کی مرمت۔ نالیوں اور فرشوں پر خاص طور پر توجہ دی گئی ہے۔

دیوان گوکل چند پلیڈر نے تجویز پیش کی۔ کہ کمیٹی فائر بریگیڈ کے واسطے ۲½ ہزار روپیہ منظور کرے۔ تجویز کثرت رائے سے پاس ہو گئی۔ اس کے بعد ہیلتھ افسر میونسپلٹی کو مبلغ ۲۰ روپیہ الاؤنس دینا منظور کیا گیا۔

سید مبارک علی شاہ (احراری) نے تجویز پیش کی۔ کہ چونکہ مالی سب کمیٹی نے اگزکٹو افسر کے میعاد عہدہ میں توسیع و تنخواہ میں ترقی کی سفارش کی ہے۔ اور اس پر غور ہونا ہے۔ لہذا اگزکٹو افسر کو دفعہ ۴۳ آف اگزکٹو آفیسرز ایکٹ کے مطابق باہر بھیج دیا جائے۔ مگر ہاؤس نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اگزکٹو افسر کی توسیع ملازمت پر غور کیا گیا۔ کمیٹی کے تمام ہندو ممبران جو تعداد میں ۵ ہیں و مسلم ممبران نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب سے سفارش کی کہ اگزکٹو افسر کی ملازمت میں ۷۵ روپے ترقی کے ساتھ ۳ سال کی توسیع کی جائے۔ آج کا اجلاس اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ احرار کی انتہائی مخالفت اور جدوجہد کے باوجود اگزکٹو افسر کو ۱۶ ووٹوں میں سے ۱۴ ووٹ ملے۔ پریذیڈنٹ صاحب غیر جانب دار رہے۔

جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا پر قاتلانہ حملہ

اور ڈاکخانہ قادیان کے عملہ کے رویہ کے متعلق جماعت احمدیہ انبالہ کا احتجاج

محمد علی صاحب قائم مقام سیکرٹری نیشنل لیگ انبالہ اطلاع دیتے ہیں کہ

۱۔ نیشنل لیگ انبالہ شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۱ فروری مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب بابو عبدالغنی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

۲۔ نیشنل لیگ انبالہ شہر کا یہ غیر معمولی اجلاس جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب ایم ایل سی پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اس حملہ کی تہ میں احرار کا وہ ناپاک اور گندہ پروپیگنڈا کام کر رہا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی طرف سے مسلسل جاری ہے۔ نیز یہ اجلاس چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں بدباطن حملہ آور کے حملہ سے بفضل ایزدی محفوظ رہنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) نیشنل لیگ انبالہ شہر کا یہ اجلاس ڈاکخانہ قادیان کی متواتر بد سلوکیوں اور ایذا رسانیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور افسران بالا پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شکایات پر فوراً توجہ کرتے ہوئے حالات کو سلجھانے اور شکایات کے ازالہ کا انتظام کریں۔

ضلع جالندھر میں اچھوتوں کی عظیم الشان کانفرنس

مورخہ ۹-۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷-۲۸ پھاگن سمت ۱۹۹۲ بروز سوموار و منگل وار کو سکنہ دھوگڑی ضلع جالندھر میں اچھوتوں کی بڑی بھاری کانفرنس منعقد ہوگی۔ کانفرنس ہذا کا مدعا یہ ہوگا۔ کہ اچھوت مساوات کے حقوق و نجات کس طریقہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ یا کونسا مذہب اپنے میں شامل کر کے مساوات کے حقوق دے سکتا ہے۔ تاکہ اچھوت اپنی زندگی انسانی حیثیت میں باعزت گذار سکیں اس واسطے ہر ایک اچھوت اور اچھوتوں کے ساتھ دلی ہمدردی رکھنے والے صاحبان کا فرض اولین ہے۔ کہ اپنے تمام دنیاوی کاروبار چھوڑ کر اس کانفرنس میں شامل ہو کر مشکور فرماویں۔ اس کانفرنس میں اچھوتوں کے مشہور و معروف لیڈر ریفارمر کوئی اہم پروگرام مرتب کریں گے۔ دوسرے مذاہب کے ذمہ دار لیڈر صاحبان کو بھی اپنے مذہب کے اوصاف بیان کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔

نوٹ ۱: جو لیڈر صاحبان کانفرنس ہذا میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ براہ مہربانی کانفرنس کی تاریخ سے پیشتر اپنے نام سیکرٹری اچھوت بورڈ پنجاب جالندھر شہر کو بھیج دیویں تاکہ پروگرام باآسانی بن سکے۔

نوٹ ۲: آنے والے صاحبان کے واسطے لنگر کا انتظام بخوبی ہوگا۔ بستر ضرورت کے مطابق ہمراہ لیتے آئیں۔

نوٹ ۳: دور سے آنے والے صاحبان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ دھوگڑی سٹیشن کا ٹکٹ خریدیں۔

سیٹھ راسی رام۔ چوہدری گوری رام۔ چوہدری منگت رام۔ چوہدری بھاگ رام۔ چوہدری فتو

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

جن خریداران کا چندہ اخبار ۲۰ فروری ۳۶ء سے ۵ مارچ ۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا۔ ان کی فہرست اخبار میں شائع کر دی گئی تھی۔ تاکہ وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ یا بذریعہ چٹھی اطلاع دیں۔ کہ وی۔ پی نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دینگے ان میں سے جن کی طرف سے قیمت وصول ہو گئی ہے۔ یا جنہوں نے اطلاع دیدی ہے۔ ان کے نام اس فہرست سے کاٹ کر باقی خریداروں کے نام ۳ مارچ ۳۶ء کا اخبار وی۔ پی ہوگا۔ براہ مہربانی احباب وصول فرمالیں تاکہ اخبار جاری رکھا جاسکے۔ (مینیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

الہ آباد ۲۷ فروری۔ آج صبح جانسٹن گنج رقبہ میں ایک دکان کے نزدیک ایک بم پھٹ گیا جس سے ایک لڑکا شدید طور پر مجروح ہوا۔

لنڈن ۲۷ فروری۔ آج دارالعوام میں مسٹر سٹینلے بالڈون نے اعلان کیا۔ کہ ملکی دفاع کے متعلق انتظامات کو اکٹھا کرنے کے لئے ایک نیا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ جو وزیر اعظم کے ماتحت رہ کر کام کرے گا۔ وہ وزیر۔ کمیٹی آف امپیریل ڈیفنس کا نائب صدر مقرر ہوگا۔

سنگاپور ۲۷ فروری۔ سیام میں ہیضہ کی وبا سے سینکڑوں اشخاص روزانہ طعمہ اجل ہو رہے ہیں۔ سیامی گورنمنٹ ہیضہ کے انسداد کے لئے کثیر روپیہ خرچ کر رہی ہے۔

بخارسٹ ۲۷ فروری۔ رومانیہ سے اٹلی میں تیل کی درآمد میں اسی فیصدی کمی ہو جانے کی وجہ سے اٹلی میں بے چینی پھیل گئی ہے یہ کمی اس وجہ سے واقع ہوئی ہے کہ تعزیرات کے عائد کئے جانے پر حکومت رومانیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ جس قدر تیل اٹلی کو بھیجا جائے اس کی قیمت سونے کے سکوں میں لی جائے۔ لیکن اٹلی اس طریق کو جاری رکھنے سے قاصر رہا۔

امرتسر ۲۷ فروری۔ باخبر سکھ حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ میاں سر فضل حسین نے جو اقتصادی پروگرام تیار کیا ہے سکھوں کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ سر فضل حسین نے زمیندارہ پارٹی کی بنیاد رکھی تھی۔ اور سکھوں کی اکثریت بھی زراعت پیشہ ہے۔ اس لئے وہ سر فضل حسین کا ساتھ دیں گے۔

لنڈن ۲۷ فروری۔ جاپان میں فوجی بغاوت کی تفصیلات کا لنڈن میں انتظار کیا جا رہا ہے۔ مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ نے بعض استفسارات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی سفیر نے اطلاع دی ہے کہ بدھ کی صبح کو جاپان کے سرکردہ ۸ بڑوں اور افسروں پر ان کے گھروں میں جا کر فوجیوں کی جماعتوں نے حملے کئے۔ نیز کہا۔ کہ ان اطلاعات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وزیر اعظم۔ وزیر مالیات اور امیر البحر سیٹو رقتل کر دیا گیا ہے۔ بینک آف جاپان نے کاروبار بند کر دیا ہے۔ بازاروں میں فوج تعینات کی گئی ہے۔ تمام سرکاری عمارات اور حکام کے گھروں پر پہرہ لگا ہوا ہے تازہ ترین تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہر میں سکون طاری ہے۔

شنگھائی ۲۷ فروری۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ٹوکیو میں بغاوت کے نتیجہ میں ایک فوجی سلطانی حکومت قائم ہوگی۔ کیونکہ بغاوت کے بانیوں کا یہ مقصد کہ اعتدال پسند عنصر کو دور کر دیا جائے پورا ہو گیا ہے۔ فرانس میں بھی اس بغاوت کے متعلق تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے فرانسیسی اخبارات اسے مشرق بعید میں جنگ کے خطرہ کا پیش خیمہ تصور کر رہے ہیں۔

بمبئی ۲۷ فروری۔ جرمنی کے تاجروں کو جو ہندوستان میں رہتے ہیں۔ خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ کہ ہٹلر کی گذشتہ توہین آمیز تقریر کے متعلق ہندوستان میں جو جذبہ ناراضی پیدا ہوا اس کی وجہ سے ہندوستان میں جرمنی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کی سرکردہ تجارتی فرموں نے جرمن گورنمنٹ کو ایک نوٹ بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہر ہٹلر کی اس تقریر کا جرمنی اور ہندوستان کے تجارتی تعلقات پر نہایت برا اثر پڑ رہا ہے

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ سپرنٹنڈنٹ سی آئی ڈی۔ پولیس دہلی کو چند سرخ پوسٹر موصول ہوئے ہیں۔ جن کا عنوان "انقلاب کی گونج" ہے پولیس کا خیال ہے۔ کہ جن ملزموں کے خلاف نئی دہلی سٹیشن اور ڈاک خانہ میں بم پھینکنے کے سلسلہ میں مقدمہ چل رہا ہے۔ انہوں نے یہ پوسٹر تقسیم کئے تھے۔ اس سلسلہ میں پولیس مصروف تفتیش ہے۔

لنڈن ۲۷ فروری۔ برطانیہ کی انڈین نیشنل کانگرس نے ایک اجلاس میں اپنا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئے نام کا فیصلہ دوسرے اجلاس میں کیا جائے گا۔

شیلانگ ۲۷ فروری۔ آسام کونسل کے آٹھ ارکان نے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے کہ آسام میں عدالت عالیہ قائم کی جائے ایک رکن نے ایک اور ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ آسام کے تمام سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کو رہا کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ حکومت پنجاب کے بعد حکومت یوپی نے بھی قرضہ جات کے متعلق انتظام کرنے کے لئے ریزرو بنک آف انڈیا کے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے۔

لاہور ۲۷ فروری۔ آج چار بجے شام لاہور میں شدید ژالہ باری ہوئی۔ انڈے کی مقدار کے اولے دس منٹ تک برستے رہے۔ اور تمام شہر میں اولوں کی ایک تہ بچھ گئی۔ سینکڑوں طیور ہلاک ہو گئے۔ اور درخت بالکل برہنہ سر ہو گئے۔

لاہور۔ ۲۷ فروری۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں میاں نور اللہ نے زرلگان کے لگانے کے طریق میں تحقیقات کرنے کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جو ۲۵ سرکاری آراء کے مقابلہ میں ۳۰ غیر سرکاری آراء سے منظور ہو گیا۔ اور حکومت کو کونسل کے اس اجلاس میں پہلی شکست ہوئی ہے

طہران (بذریعہ ڈاک) حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک کارخانہ آلات حرب کھولا جائے۔ تاکہ ایران حربی ضروریات میں دوسروں سے ایک حد تک بے نیاز ہو جائے یہ کارخانہ ایک غیر ملکی کمپنی کھولے گی۔ لیکن سرمایہ اور نگرانی حکومت کی ہوگی۔

کٹک ۲۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نئے صوبہ اڑیسہ کا دارالسلطنت پوری ہوگا۔ اور چیف سکرٹری اور دیگر اہم دفاتر کٹک میں رہیں گے۔

لکھنؤ ۲۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے مسٹر گاندھی دیسی مصنوعات کی نمائش کا افتتاح کرنے اور یوپی کا دورہ کرنے کی غرض سے لکھنؤ آ رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگرس کی مجلس عاملہ کے ارکان سے بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ کل اسمبلی میں سوالات کے اوقات میں سر اسے مسکات نے مسٹر گووندداس کو اطلاع دی۔ کہ حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر متعینہ پیکن کو ہدایات دی ہیں کہ وہ سنکیانگ میں ہندوستانیوں کے داخلہ کے متعلق چین کی مرکزی حکومت سے ضروری گفت وشنید کرے۔

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی میں یورپین گروپ کی طرف سے ہندوستان کے مختلف ذرائع آمد و رفت کو متحد کرنے اور آمد و رفت کے لئے ایک وزارت قائم کرنے کی ضرورت پر بحث کا آغاز کیا گیا۔ مسٹر جیمز اور مسٹر چیٹی نے تقریریں کیں۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر جیمز کا پیش کردہ یہ اصل۔ کہ ٹرانسپورٹ کے مختلف ذرائع ایک دوسرے کے مخالف نہیں درست ہے جب تک باہمی تقابل نقصان رساں حد تک نہیں پہنچتا۔ اس وقت تک ریلوے ہرگز مداخلت نہیں کرتی آپ نے کہا۔ اگر مسٹر جیمز کی موٹر ٹریفک کے متعلق تجاویز پر عمل کیا جائے۔ تو اچھا ہوگا۔

بمبئی ۲۷ فروری۔ گیہوں اپریل اور مئی ۴ روپے ۲ آنے ۶ پائی۔ سونا تیار ۳۴ روپے ۱۲ آنے۔ چاندی تیار ۴۹ روپے ۱۵ آنے ہے

کابل ۲۷ فروری۔ افغانستان کے وزیر جنگ سردار شاہ محمد خان جو اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ کے چچا ہیں۔ تمام دنیا کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔

کلکتہ ۲۷ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے ایڈووکیٹ جنرل نے رائے دی ہے۔ کہ کانگرس گولڈن جوبلی کے موقع پر کلکتہ کارپوریشن کے میونسپل گزٹ کا خاص نمبر نکالنا خلاف قانون ہے۔ کارپوریشن نے خاص نمبر کے لئے تین ہزار روپیہ منظور کیا تھا

شنگھائی ۲۷ فروری۔ ٹوکیو کی بغاوت سے چین میں خوف و ہراس پھیل رہا ہے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپانی فوج منگولیا پر حملہ کر دیگی نیز کہا جاتا ہے۔ کہ سوویٹ روس کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر رسالہ قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی